إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا

شیطان سے دشمنی

تحریر و ترتیب

حافظ محمد قمر الزمان

حافظ محمد ضیاء الزمان

ادارہ نجم الہدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ

پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد فون 03006661755

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عداوت شیطان

☆ ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ علماء اور صلحاء سے محبت رکھے' ان کی محفلوں میں بیٹھتا رہے' جو کچھ نہ جانتا ہو' وہ ان سے پوچھتا رہے' ان کی نصائح سے بہرہ اندوز ہوتا رہے' برے کاموں سے گریزاں رہے اور شیطان کو اپنا دشمن سمجھے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا

"بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے' اسے دشمن ہی بناؤ۔ (یعنی اللہ کی عبادت کرکے)

☆ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرکے اس سے دشمنی رکھو اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اس کی پیروی نہ کرو اور صدق دل سے ہمیشہ اپنے عقائد و اعمال کا اس سے تحفظ کرو' جب تم کوئی کام کرو تو اچھی طرح سمجھ لو کیونکہ بسا اوقات اعمال میں ریا داخل ہو جاتا ہے اور برائیاں اچھی طرح نظر آتی ہیں' یہ سب شیطان کی وجہ سے ہوتا ہے لہٰذا اس کے خلاف اللہ سے مدد طلب کرتے رہو۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ محبوب کریم ﷺ نے ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر آپ نے اس لکیر کے دائیں بائیں کچھ اور لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ شیطان کے راستے ہیں جن کے لئے وہ لوگوں کو بلاتا رہتا ہے اور آپ نے یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی۔

ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوا

محبوب کریم ﷺ نے ہمارے لئے شیطان کے کثیر راستوں کو بیان فرمایا (تاکہ ہم اس کے فریب میں نہ آئیں۔

شیطان کے وسوسے کا انجام:

محبوب کریم ﷺ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک زاہد کو شیطان نے راہ راست سے ہٹانے کے لئے یہ چال چلی کہ ایک لڑکی کو پیٹ کی بیماری میں مبتلا کر دیا اور اس

کے گھر والوں کے دلوں میں خیال ڈال دیا کہ اس بیماری کا علاج زاہد کے سوا کہیں بھی ممکن نہیں ہے چنانچہ وہ لوگ ان کے پاس آئے مگر اس نے لڑکی کو اپنے ساتھ رکھنے سے انکار کر دیا لیکن ان کی بار بار کی گزارشات پر اس کا دل مطمئن ہو گیا اور اس نے لڑکی کو علاج کے لئے اپنے پاس ٹھہرا لیا' جب بھی وہ لڑکی زاہد کے پاس جاتی' شیطان اسے انتہائی خوشنما انداز میں پیش کرتا یہاں تک کہ زاہد کے قدم ڈگمگا گئے اور اس نے لڑکی سے مباشرت کی جس سے لڑکی کو حمل رہ گیا۔ اب شیطان نے اس کے دل میں وسوسہ پیدا کیا کہ یہ تو بہت بری بات ہوئی میرے زہدو تقویٰ پر حرف آگیا لہٰذا اسے قتل کر کے دفن کر دینا چاہیے' جب اس کے گھر والے پوچھنے کو آئیں گے تو کہہ دوں گا وہ مرگئی ہے چنانچہ شیطان کے بہکاوے میں آکر زاہد نے اس لڑکی کو قتل کر کے دفن کر دیا ادھر لڑکی کے گھر والوں کے دلوں میں شیطان نے یہ خیال ڈال دیا کہ اسے زاہد نے قتل کر کے دفن کر دیا۔ لہٰذا وہ زاہد کے پاس آئے اور لڑکی کے متعلق پوچھ گچھ کی زاہد نے کہا وہ مرگئی ہے لیکن ان لوگوں نے اپنے وسوسے کے مطابق زاہد پر سختی کی اور اس سے اقرار کرا لیا کہ اس نے لڑکی کو قتل کیا ہے انہوں نے اسے پکڑ لیا اور قصاص میں قتل کرنے لگے۔ تب شیطان ظاہر ہوا اور زاہد سے بولا میں نے اسے پیٹ کی بیماری میں مبتلا کیا تھا اور میں نے ہی اس کے گھر والوں کے دلوں میں تیرے جرم کا خیال ڈالا تھا' اب تو میرا کہنا مان لے' میں تجھے بچا لوں گا۔ زاہد نے پوچھا کیا کروں؟ شیطان بولا مجھے دو سجدے کر لے' چنانچہ زاہد نے جان بچانے کے لئے شیطان کو سجدہ کر لیا' اب شیطان یہ کہتا ہوا وہاں سے چل دیا کہ میں تیرے اس فعل سے بری ہوں' جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری منک

"شیطان کی طرح جس نے انسان سے کہا کفر کر' جب اس نے کفر کیا تو شیطان نے کہا میں تجھ سے بری ہوں"

شیطان کا گمراہ کن سوال:

شیطان نے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا تیرا اس ذات کے متعلق کیا خیال ہے جس نے مجھے جیسے چاہا پیدا کیا اور جو چاہا مجھ سے کرایا' اس کے بعد وہ مجھے چاہے تو جنت میں بھیج دے اور چاہے تو جہنم میں بھیج دے۔ کیا ایسا کرنے والا عادل ہے یا ظالم؟ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے کچھ توقف کے بعد جواب دیا اے شخص! اگر اس نے تجھے تیری منشا کے مطابق پیدا کیا

تو واقعی تو مظلوم ہے اور اگر اس نے تجھے اپنے ارادہ قدرت کے تحت پیدا کیا تو پھر اس کی مرضی ہے جو کرے' شیطان شرم سے پانی پانی ہو گیا اور کہنے لگا یہی سوال کر کے میں نے ستر ہزار عابدوں کو ضلالت و گمراہی کے غار میں دھکیل دیا ہے۔

انسانی قلب ایک قلعہ ہے:

انسانی قلب کی مثال ایک قلعہ جیسی ہے اور شیطان ایک دشمن ہے جو قلعہ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ جمانا چاہتا ہے۔ قلعہ کی حفاظت دروازوں کو بند کئے بغیر اور تمام رخنوں کی نگرانی کے بغیر ناممکن ہے اور یہ فریضہ وہی سرانجام دے سکتا ہے جو ان راستوں سے اچھی طرح واقف ہو لہٰذا دل کو شیطانی وساوس کی یلغار سے محفوظ رکھنا ہر عقلمند کے لئے ضروری ہی نہیں بلکہ ایک فرض عین ہے چونکہ شیطان کی یلغار کا مقابلہ اس وقت ناممکن ہے' جب تک اس کی تمام گزرگاہوں سے واقفیت نہ ہو لہٰذا ان گزرگاہوں سے واقفیت اولین ضرورت ہے اور یہ گزرگاہیں انسان ہی کی پیدا کردہ ہوتی ہیں جیسے غصہ اور شہوت کیونکہ غصہ عقل کو ختم کر دیتا ہے لہٰذا جب عقل ماند پڑ جاتی ہے تو شیطان لشکر انسان پر زبردست حملہ کر دیتا ہے۔ جونہی انسان غضبناک ہوتا ہے' شیطان اس سے ایسے کھیلتا ہے جیسے بچہ گیند سے کھیلتا ہے۔

☆ ایک بندہ خدا نے شیطان سے پوچھا یہ بتلا تو انسان پر کیسے قابو پالیتا ہے؟ شیطان نے کہا میں اسے غصہ اور اس کی شہوت کے وقت زیر کرتا ہوں۔

☆ شیطان کے راستوں میں ایک راستہ حرص اور حسد کا بھی ہے کیونکہ حرص انسان کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے لہٰذا شیطان اس فرصت کو غنیمت سمجھتے ہوئے تمام برائیوں کو حرص کے سامنے حسین انداز میں پیش کرتا ہے اور وہ اسے خوبیاں سمجھ کر قبول کرتا چلا جاتا ہے۔

کشتی نوح علیہ السلام میں شیطان کی سواری:

روایت ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام نے بحکم خداوندی پہلے ہر جنس کا ایک جوڑا کشتی میں سوار کیا اور خود بھی سوار ہوئے تو آپ نے ایک اجنبی بوڑھے کو دیکھ کر پوچھا تمہیں کس نے کشتی میں سوار کیا ہے؟

اس نے کہا میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ کے ساتھیوں کے دلوں پر قبضہ کرلوں‘ اس وقت ان کے دل میرے ساتھ اور بدن آپ کے ساتھ ہوں گے۔

☆ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ کے دشمن! اے ملعون! نکل جا! ابلیس بولا اے نوح پانچ چیزیں ایسی ہیں جن سے میں لوگوں کو گمراہی میں ڈالتا ہوں۔ تین تمہیں بتلاؤں گا اور دو نہیں بتلاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی آپ کہیں کہ مجھے تین سے آگاہی کی ضرورت نہیں تو مجھے صرف وہی دو بتلا دے۔ شیطان بولا وہ دو ایسی ہیں جو مجھے کبھی جھوٹا نہیں کرتیں اور نہ ہی کبھی ناکام لوٹاتی ہیں اور انہیں سے میں لوگوں کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک حسد ہے اور دوسری حرص ہے۔ اسی حسد کی وجہ سے تو میں راندہ درگاہ اور ملعون ہوا ہوں اور حرص کے باعث آدم علیہ السلام کو ممنوعہ کی خواہش پیدا ہوئی اور میری آرزو پوری ہو گئی۔

☆ شیطان کا ایک راستہ انسان کا پیٹ بھرا ہونا ہے اگرچہ وہ رزق حلال سے ہی بھر گیا ہو کیونکہ پیٹ کا بھر جانا شہوتوں کو برانگیختہ کرتا ہے اور شیطان کا یہی ہتھیار ہے۔

پیٹ بھر کر کھانا بھی انسان کو شیطان کے پھندے میں پھنساتا ہے

روایت ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ شیطان کو دیکھا وہ بہت سے پھندے اٹھائے ہوئے تھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ شیطان نے جواب دیا یہ وہ پھندے ہیں جن سے میں انسان کو پھانستا ہوں۔ آپ نے پوچھا کبھی مجھ پر بھی تو نے پھندا ڈالا ہے؟ شیطان نے کہا‘ آپ جب بھی سیر ہو کر کھا لیتے ہیں میں آپ کو ذکر و نماز سے سست کر دیتا ہوں۔ آپ نے پوچھا اور کچھ؟ کہا بس! تب آپ نے قسم کھائی کہ میں آئندہ کبھی سیر ہو کر نہیں کھاؤں گا‘ شیطان نے بھی جواباً قسم کھائی‘ میں بھی آئندہ کسی مسلمان کو نصیحت نہیں کروں گا۔

☆ شیطان کا ایک راستہ مال و متاع دنیا پر فریفتگی ہے کیونکہ شیطان جب انسان کا دل ان چیزوں کی طرف مائل دیکھتا ہے تو انہیں اور زیادہ حسین انداز میں اس کے سامنے پیش
اور انسان کو ہمیشہ مکانات کی تعمیر‘ سقف و در و بام کی آرائش و زیبائش میں
تا ہے اور اسے خوبصورت لباس‘ اچھی اچھی سواریوں اور طویل عمر کی جھوٹی
مبتلا کر دیتا ہے اور جب کوئی انسان اس منزل پر پہنچ جاتا ہے تو پھر اس کی راہ
شوار اور پھر مشکل ہو جاتی ہے کیونکہ وہ ایک امید کے بعد دوسری امید بڑھاتا

چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا وقت مقرر آ جاتا ہے اور وہ اسی شیطانی راستے پر گامزن رہتے اور خواہشات کی تکمیل کرتے ہوئے اس ناپائیدار دنیا سے اٹھ جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

☆ شیطان کے غلبے کا ایک راستہ لوگوں سے امیدیں رکھنا ہے' حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان جناب عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کے سامنے آیا اور کہنے لگا میں تم کو ایک بات بتاتا ہوں' اسے یاد رکھنا' انہوں نے کہا مجھے تیری کسی پند کی ضرورت نہیں ہے' شیطان نے کہا تم سنو تو سہی اگر اچھی بات ہو تو یاد رکھنا ورنہ چھوڑ دینا' بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی انسان سے اپنی آرزوؤں کا سوال نہ کرنا اور یہ دیکھنا کہ غصہ میں تمہاری کیا حالت ہوتی ہے کیونکہ میں غصہ کی حالت میں ہی انسان پر قابو پاتا ہوں۔

☆ شیطان کا ایک راستہ ثابت قدمی کا انسان میں فقدان اور جلد بازی کی طرف اس کا میلان ہے' فرمان نبوی ﷺ ہے جلد بازی شیطانی فعل ہے اور تحمل و بردباری اللہ کا عطیہ ہے۔

☆ جلد بازی میں انسان کو شیطان ایسے طریقے سے برائی پر مائل کرتا ہے کہ انسان محسوس ہی نہیں کرتا۔ روایت ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو شیطان کے تمام شاگرد اس کے یہاں جمع ہوئے اور کہنے لگے آج تمام بت سرنگوں ہو گئے ہیں' شیطان نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عظیم حادثہ رونما ہوا ہے' تم یہیں ٹھہرو میں معلوم کرتا ہوں' چنانچہ اس نے مشرق و مغرب کا چکر لگایا مگر کچھ بھی پتہ نہ چلا یہاں تک کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گھیرے ہوئے ہیں' وہ واپس اپنے شاگردوں کے پاس پہنچا اور کہنے لگا کہ گزشتہ شب ایک نبی کی ولادت ہوئی ہے۔ میں ہر بچہ کی ولادت کے وقت موجود ہوتا ہوں مگر مجھے ان کی پیدائش کا قطعی علم نہیں ہوا لہٰذا اس رات کے بعد بتوں کی عبادت ختم ہو جائے گی۔ اس لئے اب انسان پر جلد بازی اور لاپروائی کے وقت حملہ کرو (ان ہتھیاروں سے کام لو۔)

☆ ایک راستہ زر اور زمین کا ہے کیوں کہ جو چیز انسان کی حاجت سے زائد ہو وہ شیطان کا مسکن بن جاتی ہے حضرت ثابت البنانی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو معبوث فرمایا تو شیطان نے اپنے شاگردوں سے کہا آج کوئی اہم واقعہ رونما ہوا ہے' جاؤ دیکھو تو ماجرا کیا ہے؟ وہ سب تلاش میں نکلے مگر ناکام لوٹ کر کہنے لگے ہمیں تو کچھ بھی معلوم نہ ہو سکا' شیطان نے کہا تم ٹھہرو میں ابھی تمہیں آکر بتاتا ہوں' شیطان نے واپس

آکر بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت) محمد ﷺ کو معبوث فرمایا ہے۔چنانچہ شیطان نے اپنے تمام شاگردوں چیلوں کو صحابہ کرام (رضوان اللہ علیم اجمعین) کے پیچھے لگایا کہ ان لوگوں کو گمراہ کریں مگر واپس جا کر کہتے اے استاذ! ہم نے آج تک ایسی ناکامی کا منہ نہیں دیکھا' جب یہ نماز شروع کرتے ہیں تو ہمارا سب کیا دھرا خاک میں مل جاتا ہے۔ تب شیطان نے کہا گھبراؤ نہیں ابھی تک اور انتظار کرو' عنقریب ان پر دنیا ارزاں و فرازاں ہو جائے گی اور اس وقت ہمیں اپنی امیدیں پورا کرنے کا خوب موقع مل جائے گا۔

☆ روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دن پتھر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے' شیطان کا وہاں سے گزر ہوا' اس نے کہا اے عیسیٰ (علیہ السلام) تم نے دنیا کو مرغوب سمجھا ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام نے اسے پکڑلیا اور اس کی گدی میں مکا رسید کر کے فرمایا یہ لے جا یہ تیرے لئے دنیا ہے۔

☆ ایک راستہ فقروفاقہ کا ڈر اور بخیلی ہے کیونکہ یہ چیزیں انسان کو راہ خدا میں خرچ کرنے سے روکتی ہیں اور اسے مال و دولت جمع کرنے اور عذاب الیم کی دعوت دیتی ہیں۔ بخل کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ بخیل مال و دولت حاصل کرنے کے لئے بازاروں کے چکر لگاتا رہتا ہے جو کہ شیطان کی آماجگاہیں ہیں۔ (شیطان اپنی جگہوں پر گھات لگائے بیٹھا ہوتا ہے۔

☆ ایک راستہ مذہب سے نفرت' خواہشات کی پیروی' اپنے مخالفین سے بغض و حسد اور انہیں حقارت سے دیکھنا ہے اور یہ چیز خواہ عابد ہو یا فاسق سب کو ہلاک کر دیتی ہے۔

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ شیطان نے کہا میں نے امت محمد ﷺ کو گناہوں میں بھٹکایا مگر انہوں نے استغفار سے مجھے شکست دی۔ تب میں انہیں ایسے گناہوں کی طرف لے گیا جن کے لئے وہ کبھی استغفار نہیں کرتے اور وہ ان کی ناجائز خواہشات ہیں اور ملعون کی یہ بات حقیقتاً صداقت پر مبنی ہے۔ کیونکہ عام طور پر لوگ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ یہ خواہشات ہی اصل میں گناہوں کی طرف راغب کرتی ہیں لہٰذا وہ اللہ سے استغفار کریں۔

☆ ایک راستہ مسلمانوں کے بارے میں بدگمانی کا ہے لہٰذا اس سے اور بدبختوں کی تہمتوں سے بچنا چاہیے' اگر آپ کبھی کسی ایسے انسان کو دیکھیں جو لوگوں کے عیب ڈھونڈھتا ہے اور بدگمانیاں پھیلاتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ وہ شخص خود ہی بدباطن ہے اور یہ امراس کی بدباطنی کے اظہار کا ایک طریقہ ہے لہٰذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ شیطان کے

داخلے کے ان تمام راستوں کو مسدود کر دے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اپنے دل کو ایک محفوظ قلعہ بنالے۔

دارالندوہ میں شیطان کا قریش کو مشورہ:

ابن اسحاق رحمتہ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب قریش مکہ نے محبوب کریم ﷺ کے صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو ہجرت کرتے اور متعدد قبائل کے لوگوں کو مسلمان ہوتے دیکھا تو انہیں یہ خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں محبوب کریم ﷺ بھی ہجرت نہ کر جائیں اور وہاں ایک زبردست جماعت اپنی حمایت میں تیار کر کے ہمیں شکست نہ دے دیں۔ چنانچہ یہ لوگ دارالندوہ میں جمع ہوئے' دارالندوہ قصی بن کلاب کا مکان تھا۔ یہ دارالندوہ اس لئے کہلاتا تھا کہ یہاں قریش اپنے تمام اہم امور سرانجام دیتے اور منصوبے تیار کرتے تھے' اس دارالندوہ میں چالیس سالہ قریشی کے علاوہ کوئی اور شخص یا کم عمر قریشی داخل نہیں ہو سکتا تھا۔

☆ یہ سب لوگ ابو جہل کے ساتھ ہفتہ کے روز جمع ہوئے اس لئے ہفتہ کو دھوکے اور فریب کا دن کہا گیا ہے' ان لوگوں کے ساتھ ابلیس بھی شریک مشاورت ہوتا تھا' اس ملعون کے شامل ہونے کا واقعہ یوں ہے کہ جب قریش مکہ دارالندوہ کے دروازہ پر پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک باوقار بوڑھا کھردرا سا کمبل اوڑھے کھڑا ہے۔ ایک روایت یہ ہے طلمسان کی ریشمی چادر اوڑھے ہوئے تھا' انہوں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہنے لگا میں شیخ نجدی ہوں' تم نے جو ارادہ کیا ہے میں نے وہ سن لیا ہے اور میں اس لئے آیا ہوں کہ تمہاری گفتگو سنوں اور مشورے اور نصیحتیں کروں۔

☆ چنانچہ سب لوگ اندر داخل ہو گئے اور باہم مشورہ ہونے لگا۔ ایک روایت ہے کہ سو آدمی تھے اور دوسری روایت میں ہے کہ پندرہ آدمی تھے۔ ابوالبختری (جو غزوہ بدر کے دن مارا گیا تھا) نے مشورہ کیا۔ محمد ﷺ کو لوہے کے ایک قلعہ میں بند کر دو اور اس وقت کا انتظار کرو جب ان کا انجام بھی پہلے شعراء جیسا ہو جائے۔ شیخ نجدی نے کہا یہ بات غلط ہے' بخدا اگر تم انہیں آہنی دروازے کے پیچھے بھی بند کر دو تو وہ وہاں سے نکل کر اپنے اصحاب کے ہاں پہنچ جائیں گے۔

☆ ابو الاسود ربیعہ بن العامری نے رائے دی کہ محمد ﷺ کو جلاوطن کر دو' یہ جہاں

بھی جائے ہمیں کوئی پرواہ نہیں' بس ہمارے شہروں میں نہ رہے۔ شیخ نجدی نے اس رائے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کیا تم نے محمد ﷺ کی اچھی باتیں ان کی شیریں بیانی اور لوگوں کا ان پر پروانہ وار نثار ہونا نہیں دیکھا؟ اگر تم ان کو جلاوطن کر کے مطمئن ہو گئے تو یہ تمہاری سب سے بڑی غلطی ہو گی' وہ کسی اور قبیلہ میں چلے جائیں گے اور اپنی سحربیانی سے لوگوں کو اپنا فریفتہ بنالے گا اور اپنے معتقدین کی ایک عظیم جمعیت کے ساتھ تم پر غلبہ حاصل کرلیں گے۔ تمہاری یہ شان و شوکت حرف غلط کی طرح مٹ جائے گی اور وہ تمہارے ساتھ جو چاہیں گے کریں گے کوئی اور رائے دو۔

☆ ابو جہل نے کہا میرے ذہن میں ایک ایسی رائے جو کسی نے بھی نہیں دی وہ یہ ہے کہ ہر قبیلے سے ایک صاحب حسب و نسب بہادر لیا جائے اور یہ سب مل کر یکبارگی محمد ﷺ پر تلواروں سے بھرپور وار کریں اور ان کو قتل کر دیں' (نعوذ باللہ) ہماری بھی جان چھوٹ جائے گی اور بنو عبد مناف تمام قبائل کا مقابلہ کرنے سے تو رہے وہ صرف دیت لے لیں گے جسے تمام قبائل باہم ادا کریں گے' شیخ نجدی ملعون اس رائے پر پھڑک اٹھا اور کہنے لگا اب ہوئی بات!

☆ چنانچہ متفقہ طور پہ رائے مان لی گئی اور سب لوگ گھروں کو چل دیئے ادھر حضرت جبرائیل علیہ السلام محبوب کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ اے اللہ کے نبی! آج اس بستر پر استراحت نہ فرمائیں۔ جس پر آپ ہمیشہ آرام فرماتے ہیں۔ جب رات ہوئی تو قریش کے جوان کاشانہ نبوت کے گرد منڈلانے لگے اور وقت کا انتظار کرنے لگے کہ آپ باہر آئیں اور یکبارگی حملہ کر دیں' محبوب کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر اس شب سلایا اور ان پر سبز رنگ کی ایک چادر ڈال دی جو بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ اور عیدین کے موقعوں پر اوڑھا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہوں نے جان بیچ کر محبوب کریم ﷺ کی حفاظت کی تھی' چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان اشعار میں اپنے احساسات کا اظہار کیا ہے۔

(۱) میں نے اپنی جان کے بدلے اس خیر خلق ﷺ کی حفاظت کی جو اللہ کی زمیں پر سب سے بہتر ہے اور جو ہر طواف کرنے والے حجر اسود کو چومنے والے سے بہترین ہے۔

(۲) محبوب کریم ﷺ کو قریش مکہ کے فریب کا اندیشہ ہوا تو ان کو رب ذوالجلال نے ان کے فریب سے بچالیا۔

(۳) اور محبوب کبریاء ﷺ نے غار میں نہایت سکون کے ساتھ اللہ کی حفاظت میں رات بسر کی۔
(۴) جبکہ میں قریش مکہ کے روبرو سویا ہوا تھا اور اس طرح میں خود کو اپنے قتل و قید ہونے پر آمادہ کئے ہوئے تھا۔ (ترجمہ اشعار حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

اللہ تعالیٰ نے قریش کے ان نوجوانوں کو اندھا کر دیا اور محبوب کریم ﷺ قریش کے جیالوں پر مٹی ڈالتے ہوئے یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے باہر نکل گئے۔

فاغشینھم فھم لا یبصرون○

☆ اس حال میں ایک شخص وہاں آیا اور اس نے ان لوگوں سے پوچھا یہاں کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہم محمد (ﷺ) کے منتظر ہیں' اس نے کہا خدا کی قسم وہ تمہارے سروں پر مٹی ڈالتے ہوئے نکل گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلیل و رسوا کیا ہے۔ اب جو انہوں نے اپنوں سروں کو ہاتھ لگایا تو سب کے سروں میں مٹی پڑی ہوئی تھی اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو محبوب دو جہاں ﷺ کی چادر اوڑھے سوتا دیکھ کر ایک دوسرے سے یہی کہتے رہے کہ خدا کی قسم! یہ محمد ﷺ) سو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بستر سے اٹھے' ان کو دیکھ کر یہ لوگ بہت شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے اس شخص نے واقعی سچ کہا تھا' اسی واقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی۔

واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک

اور جب کفار مکہ آپ کے ساتھ فریب کر رہے تھے کہ وہ آپ کو سخت زخمی یا قتل کر دیں۔

☆ گھبراؤ نہیں' ہر مشکل کے بعد آسانی ہوتی ہے اور ہر چیز ایک وقت مقرر تک رہتی ہے۔

☆ مقدر ہم سے زیادہ باخبر ہے اور ہماری تدبیروں پر اللہ کی تدبیر غالب رہتی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمان باری و قل رب ادخلنی مدخل صدق و اخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطنا نصیرا○ (اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے۔ (بنی اسرائیل پارہ:۱۵) کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے محبوب کریم ﷺ کو ہجرت کی اجازت مرحمت فرمائی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے عرض کی کہ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنی ہجرت کا ساتھی منتخب

کریں۔

☆ حاکم کی روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے ساتھ کون ہجرت کرے تو انہوں نے کہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہجرت کے متعلق بتلایا اور فرمایا تم میرے بعد یہیں رہنا اور لوگوں کی امانتیں واپس کر کے آنا۔

بیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلاف معمول تشریف لانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اور دوپہر کا وقت تھا اور طبرانی نے حضرت اسماء کی روایت نقل کی ہے کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں دو مرتبہ صبح اور شام ہمارے گھر تشریف لایا کرتے تھے مگر اس دن زوال کے وقت تشریف لائے۔ میں نے اپنے والد ابو بکر رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا ابا جان! محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج خلاف معمول چہرے پر کپڑا لپیٹے تشریف لائے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا حضور کسی اہم کام کے لئے اس وقت تشریف لائیں ہیں' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور! اجازت لے کر اندر تشریف لائے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے لئے چارپائی خالی کر دی۔ جب حضور تشریف فرما ہو گئے تو آپ نے فرمایا (ان دونوں کو باہر بھیج دیا جائے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور عائشہ اور اسماء آپ ہی کا گھرانہ ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ انہوں نے کہا حضور مطمئن رہیں' یہ میری بیٹیاں ہیں۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے رب ذوالجلال نے ہجرت کی اجازت دی ہے اور تم میرے ساتھ رہو گے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ابا جان! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ بات سنتے ہی شدت جذبات سے رو پڑے اور عرض کی حضور! میری ان سواریوں میں سے ایک سواری پسند فرمالیجئے۔ آپ نے فرمایا میں قیمتاً لوں گا۔

☆ ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا چاہو تو ایک میرے ہاتھ بیچ دو۔ آپ نے قیمت دے کر اس لئے سواری حاصل کی تاکہ آپ کو ہجرت کی مکمل فضیلت حاصل ہو جائے اور جان و مال کی قربانی سے اس کی ابتداء ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے جلدی جلدی سامان سفر درست کیا' ایک روایت ہے ہم نے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق

اکبر رضی اللہ عنہ کے لئے بہترین سامان سفر باندھا اور اسے ایک تھیلے میں ڈالا۔

سفر ہجرت میں زاد راہ: واقدی کی روایت ہے کہ زاد راہ میں ایک بھنی ہوئی بکری تھی' حضرت اسماء نے اپنی کمر کا پٹکا پھاڑا اور اس سے تھیلے کا منہ باندھ دیا۔ اسی لئے حضرت اسماء کو "ذات النطاقین" کہتے ہیں۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ محبوب کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تین راتیں غار ثور میں گزاریں' اس غار میں چونکہ ثور بن عبد منات آکر ٹھہرا تھا اسی لئے اسے غار ثور کہا جاتا ہے۔

☆ روایت ہے کہ محبوب کریم ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رات کے وقت مکان کی پچھلی کھڑکی سے نکل کر غار کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں ابو جہل آرہا تھا مگر اللہ نے اسے اندھا کر دیا اور آپ خیریت سے گزر گئے۔ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پانچ ہزار درہم ساتھ لے کر گئے تھے۔

☆ صبح جب قریش نے محبوب کریم ﷺ کو نہ پایا تو انہوں نے مکہ کے چاروں طرف تلاش کیا اور ہر طرف سراغ رساں دوڑائے' جو لوگ غار ثور کی طرف جا رہے تھے انہوں نے آپ کے نشان قدم تلاش کر لئے اور غار ثور کی طرف چل پڑے مگر جب غار کی قریب پہنچے تو نشان ختم ہو گئے' قریش حضور کی ہجرت سے بہت چراغ پا تھے اور انہوں نے محبوب کریم ﷺ کو تلاش کرنے والے کے لئے سو اونٹ کا انعام مقرر کر دیا تھا۔

☆ حضرت قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جبل ثبیر نے محبوب کریم ﷺ سے عرض کی آپ میری پیٹھ سے اتر جائیں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں لوگ آپ کو شہید نہ کر دیں اور مجھے عذاب نہ دیا جائے۔ غار حرا نے التجاء کی محبوب (ﷺ) میرے یہاں تشریف لائیے۔

☆ روایت ہے کہ جونہی محبوب دو جہاں ﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں غار ثور میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ نے غار کے دروازے پر ایک جھاڑی پیدا کر دی جس نے ان حضرات کو کفار کی نظروں سے اوجھل کر دیا۔ حکم خداوندی سے مکڑی نے غار کے دہانے پر جالا تن دیا اور جنگلی کبوتروں نے اپنا گھونسلا بنا دیا۔ یہ سب کچھ کفار مکہ کو غار کی تلاشی سے باز رکھنے کے لئے کیا گیا' ان دو جنگلی کبوتروں کو اللہ تعالیٰ نے ایسی بے مثال

جزا دی کہ آج تک حرم میں جتنے کبوتر ہیں وہ انہیں دو کی اولاد ہیں، جنہوں نے اللہ کے محبوب ﷺ کی حفاظت کی تھی۔ ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے بھی حرم میں ان کے شکار پر پابندی عائد کردی ہے۔

☆ قریش کے نوجوان، ڈنڈے، لاٹھیاں اور تلواریں سنبھالے چاروں طرف پھیل گئے۔ جن میں سے کچھ غار کی طرف جانکلے، انہوں نے وہاں کبوتروں کا **گھونسلا** اور اس میں انڈے دیکھے تو واپس لوٹ گئے اور کہنے لگے ہم نے غار کے دہانے پر کبوتروں کا **گھونسلا** اور اس میں انڈے رکھے دیکھے ہیں، اگر وہاں کوئی داخل ہوتا تو لامحالہ کبوتر اڑ جاتے، محبوب کریم ﷺ نے ان کی یہ باتیں سنیں اور سمجھ گئے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو ناکام لوٹایا ہے۔ کسی نے کہا غار میں جاکر دیکھ تو سہی جواب میں امیہ بن خلف نے کہا غار میں گھسنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں غار کے منہ پر مکڑی کا جو جالا نظر آتا ہے وہ تو محمد (ﷺ) کی پیدائش سے بھی پہلے کا ہے اگر وہ اس میں داخل ہوتے تو یہ جالا اور انڈے ٹوٹ جاتے۔ یہ حقیقت میں قوم قریش کو مقابلہ میں شکست دینے سے بھی بڑا معجزہ تھا۔ غور کیجئے مطلوب کیسے کامیاب اور تلاش کرنے والے کیسے گمراہ ہوئے۔ مکڑی نے جستجو کا دروازہ بند کردیا اور غار کا دہانہ ایسا بن گیا کہ سراغ رسانوں کے قدم لڑکھڑا گئے اور ناکام واپس لوٹے اور مکڑی کو لازوال سعادت میسر آئی، ابن نقیب نے خوب کہا ہے۔ (اشعار)

(۱) ریشم کے کیڑوں نے ایسا ریشم بنا جو حسن میں یکتا ہے۔

(۲) مگر مکڑی ان سے لاکھوں درجہ بہتر ہے اس لئے کہ اس نے غار ثور میں محبوب کریم ﷺ کے اوپر غار کے دہانے پر جالا بنا تھا۔

☆ بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب ہم غار میں تھے۔ میں نے محبوب کریم ﷺ سے عرض کی حضور! اگر یہ آپ کے قدموں کے طرف دیکھیں تو یقیناً ہمیں دیکھ لیں گے۔ آپ نے فرمایا ابو بکر! تمہارا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کیساتھ تیسرا خدا ہے۔

☆ بعض سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ خدشہ ظاہر کیا تو آپ نے فرمایا اگر یہ لوگ ادھر سے داخل ہوں گے تو ہم ادھر سے نکل جائیں گے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے غار میں نگاہ کی تو دوسری طرف ایک دروازہ نظر آیا جس کے ساتھ ایک بحرنا پیداکنار بہہ رہا تھا اور اس غار کے دروازہ پر ایک کشتی بندھی ہوئی

تھی۔

محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہونا صدیق اکبر کی دلی آرزو تھی

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ غار کی طرف جا رہے تھے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ محبوب کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آگے چلتے اور کبھی پیچھے چلتے حضور نے پوچھا ایسا کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا جب مجھے تلاش کرنے والوں کا خیال آتا ہے تو میں آپ کے پیچھے ہو جاتا ہوں اور جب گھات میں بیٹھے ہوئے دشمنوں کا خیال آتا ہے تو آگے آگے چلنے لگتا ہوں' مبادا آپ کو کوئی گزند پہنچے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم خطرہ کی صورت میں میرے آگے مرنا پسند کرتے ہو؟ عرض کی رب ذوالجلال کی قسم میری یہی آرزو ہے۔ (سبحان اللہ سبحان اللہ)

☆ جب غار کے قریب پہنچے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا حضور ٹھہریئے! میں غار کو صاف کرتا ہوں اور اندر پہنچ کر ہاتھوں سے ٹٹول ٹٹول کر غار کر صاف کرنا شروع کیا۔ جہاں کہیں کوئی سوراخ نظر آتا وہاں کپڑا پھاڑ کر اس کو بند کر دیتے یہاں تک کہ سارا کپڑا ختم ہو گیا اور ایک سوراخ باقی رہ گیا وہاں آپ نے اپنے پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا کہ کوئی چیز محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف نہ دے۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار میں داخل ہوئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی گود میں سر رکھ کر سو گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس سوراخ سے سانپ نے ڈس لیا مگر آپ نے پیر کو جنبش نہ دی کہ مبادا محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ کھل جائے اور آپ کی نیند میں خلل پڑے۔ شدت تکلیف سے آپ کے آنسو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر پڑے تو حضور کی آنکھ کھل گئی' پوچھا ابو بکر کیا بات ہے؟ عرض کی حضور سانپ نے ڈس لیا ہے' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعاب دہن لگایا زہر کا اثر جاتا رہا۔

☆ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا ہے۔ (اشعار)

ریشم کے کیڑوں سے ریشم حاصل کر کے عمدہ قسم کا لباس تیار کیا جاتا ہے لیکن مکڑی کو اس بارے میں زیادہ فخر مباہات حاصل ہے کیونکہ اس نے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے غار ثور پر جالا بنا تھا۔

☆ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعرات کے دن مکہ سے تین راتیں غار ثور میں گزار کر یکم ربیع الاول شب دو شنبہ کو وہاں سے روانہ ہوئے اور ۱۲ ربیع الاول کو مدینہ طیبہ پہنچے۔

☆ زکریا نام کا ایک مشہور زاہد گزرا ہے' شدید بیماری کے بعد جب اس پر سکرات کا عالم طاری ہوا تو اس کے دوست نے اسے کلمہ کی تلقین کی مگر اس نے منہ دوسری طرف پھیر لیا' دوست نے دوسری مرتبہ تلقین کی لیکن اس نے ادھر سے ادھر منہ پھیر لیا۔ جب اس نے تیسری مرتبہ تلقین کی تو اس زاہد نے کہا میں نہیں کہتا' دوست یہ سنتے ہی بیہوش ہو گیا کچھ دیر بعد جب زاہد کو کچھ افاقہ ہوا' اس نے آنکھیں کھولیں اور پوچھا تم نے مجھ سے کچھ کہا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں میں تم کو کلمہ کی تلقین کی تھی مگر تم نے دو مرتبہ منہ پھیر لیا اور تیسری مرتبہ کہا "میں نہیں کہتا" زاہد نے کہا بات یہ ہے کہ میرے پاس شیطان پانی کا پیالہ لے کر آیا اور دائیں طرف کھڑا ہو کر مجھے وہ پانی دکھاتے ہوئے کہنے لگا تمہیں پانی کی ضرورت ہے؟ میں نے کہا ہاں کہنے لگا کہو عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں۔ میں نے منہ پھیر لیا تو دوسرے رخ کی طرف سے آ کر کہنے لگا' میں نے پھر منہ پھیر لیا۔ جب اس نے تیسری مرتبہ "عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں" کہنے کو کہا تو میں نے کہا "میں نہیں کہتا" اس پر وہ پانی کا پیالہ زمین پر پٹخ کر بھاگ گیا۔ میں نے تو یہ لفظ شیطان سے کہے تھے تم سے تو نہیں کہے تھے اور پھر کلمہ شہادت کا ذکر کرنے لگا۔

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ کسی نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا مجھے انسانی دل میں شیطان کی جگہ دکھا دے' خواب میں اس نے شیشہ کی طرح صاف شفاف ایک انسانی جسم دیکھا جو اندر باہر سے یکساں نظر آ رہا تھا' شیطان کو دیکھا وہ اس انسان کے بائیں کندھے اور کان کے درمیان بیٹھا ہوا تھا اور اپنی طویل ناک سے اس کے دل میں وسوسے ڈال رہا تھا۔ جب وہ انسان اللہ کا ذکر کرتا تو وہ فوراً ہی پیچھے ہٹ جاتا۔ اے رب ذوالجلال! ختم المرسلین ﷺ کے طفیل ہمیں شیطان مردود کے تسلط سے بچا ہمیں' حاسد زبان سے نجات بخش اور اپنے ذکر و شکر کی توفیق عنایت فرما۔

(آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

طٰہٰ ویس ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

دُعا

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مُشکلکشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حُسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
انکے پیارے منہ کی صُبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ محشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھُلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں
ان تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُلصراط
آفتابِ ہاشمی نُورُالہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے اٰمین رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دَولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو